تاثرات: دعوتی میدان میں جمعیت کی کارکردگی کے ۴۰ سال

جس سفر کا آغاز چند جواں ہمت طالبات نے جس بے سروسامانی کے باوجود بے پناہ عزم ویقین اور ذاتِ واحد کی مدد وحمایت کے کامل بھروسے پر اپنی انتہائی پرخلوص کوششوں کے ساتھ کیا تھا آج اسکا ثمر ہزاروں باہمت طالبات کے اس قافلے میں شریک ہوجانے کی صورت میں نظر آرہا ہے۔

میں اکیلے ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر

ہمسفر ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

کے مصداق جس دعوت کو لے کر اٹھی تھی اسکے نفوذ کے لئے کی گئی کوششیں اب بار آور ہوتی نظر آرہی ہیں اور ایک ننھی سی اجتماعیت آہستہ آہستہ ایک تحریک کی شکل اختیار کرتی چلی گئی۔اس کارواں میں اب تک کئی ہزار لوگ شامل ہوئے ہیں اور اپنی باکردار شخصیت، سنجیدہ فکری اور فرض شناسی کے باعث جس شعبے میں بھی گئے دوسروں کے لئے اچھا تاثر چھوڑتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج معاشرے میں انکا ایک نمایاں مقام ہے۔ایسی ہی چند شخصیات سے تاثرات قلمبند کئے گئے کہ:

☆دعوتی میدان میں جمعیت کی ۴۰ سالہ کارکردگی

☆عصرِ حاضر کے چیلنجز میں طالبات کا کردار

آیئے جانتے ہیں، یہ کیا کہتی ہیں۔۔۔۔۔؟؟

محترمہ شکورہ آفتاب (بانی جمعیت وناظمہ اعلیٰ اسلامی جمعیت طالبات ۱۹۶۹ تا ۱۹۷۱)

’آج سے ۴۰ سال قبل طالبات میں سیکولر خیالات کے حامی گروپس کافی تعداد میں نظر آتے تھے۔طالبات بالخصوص دینی شعائر کو اختیار کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی تھیں۔ایسے میں دینی شعائر کے فروغ اور اقدار کے احیاء کے سلسلے میں جمعیت طالبات کی کوششیں قابلِ قدر ہیں۔دوسری جانب مخلوط تعلیمی اداروں میں دینی حدود کو قائم رکھنے کی روایت کا بھی کریڈٹ جمعیت طالبات کو جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ علحیدہ خواتین یونیورسٹی کے مطالبہ کو نا صرف جمعیت کے منوایا بلکہ اسکا عملی قیام بھی ممکن بنایا۔اسلام آباد میں قائم فاطمہ جناح یونیورسٹی برائے خواتین جمعیت کی مسلسل کوششوں کی ہی مرہونِ منت ہے۔بحثیت طالبات کی واحد نمائندہ تنظیم جمعیت نے ابتک بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔سیرت وکردار کی تطہیر سے لے کر صلاحیتوں کی نشونما اور انہیں صحیح رخ دینا بھی جمعیت کا خاصہ رہا ہے اور رہے گا۔جمعیت نے نا صرف زندگی گزارنے کا صحیح شعور دیا ہے بلکہ طالبات کو ایک اعلیٰ ارفع مقصدِ زندگی فراہم کرکے رضائے الٰہی کا حصول بھی آسان بنا دیا ہے۔‘

’آج کی طالبہ کو سب سے زیادہ متاثر معاشرے کی بڑھتی ہوئی فحاشی، بے حیائی کر رہی ہے۔ایسے میں حیاء اور وقار کے اسلامی اصولوں کی روشنی میں زندگی گزارنے کا عزم وارادہ کریں اور اسے پورا کر کے دکھائیں۔‘

محترمہ اختر حیات بٹ (ناظمہ اعلیٰ اسلامی جمعیت طالبات ۱۹۸۰ تا ۱۹۸۲)

’تعلیمی اداروں اور زندگی کے دوسرے میدانوں میں جمعیت نے حیاء کا جو مکمل اور جامع تصور پیش کیا ہے وہ اور کسی کے لئے ممکن نہیں۔آج وہ تعلیمی ادارے جہاں اساتذہ تک باحجاب طالبات کا مذاق اڑاتے تھے، آج وہاں جابجا حجاب میں ملبوس اساتذہ اور طالبات نظر آتی ہیں۔جمعیت اس بہتے دریا کا نام ہے جس نے طالبات کو حیاء کی مکمل پاکیزگی عطا کی۔‘

’طالبات کو موجودہ دور کے چیلنجز کا صحیح ادراک ہونا ضروری ہے۔تعلیمی اداروں میں بہت سی خوبصورت اقدار بہت تیزی سے معدوم ہو رہی ہیں مثلاً اساتذہ کا احترام، ایمانداری وغیرہ اور انکی جگہ نقل کے بڑھتے رجحان اور مخلوط تعلیم نے لے لی ہے۔ایسی صورتحال میں اپنی ذات اور کردار کی اصلاح کریں اور اپنے عمل کے ذریعے انکی روک تھام کی کوششیں کریں۔‘

محترمہ ریحانہ افروز (سابقہ ناظمہ جامعہ کراچی ورکن مرکزی شوریٰ ۱۹۷۹ تا ۱۹۸۴)

’فطری نشونما کا جو طریقہ کار، جمعیت نے طالبات کی صلاحیتوں میں اضافے کے لئے اختیار کیا ہے، وہ درست طریقہ ہے۔ جمعیت نے ہمیشہ وقت کے تقاضوں کے مطابق کام کیا ہے اور یہی جمعیت کا خاصہ ہے۔ جسطرح میڈیا نے معاشرے میں حیاء کے سارے بند توڑے ہیں۔ ان حالات میں جمعیت نے حیاء کے پرچار اور اسکا حقیقی شعور پیدا کرنے میں طالبات کے درمیان نمایاں کوششیں کی ہیں اور معاشرے میں واضح تبدیلی لانے میں بھر پور کردار ادا کیا ہے۔ جمعیت طالبات نے نا صرف حیاء کا جامع تصور پیش کیا ہے بلکہ اسے اسلام کی صحیح اقدار کے مطابق نافذ کر کے دکھایا ہے۔‘

’طالبات کو چاہئے کہ قرآن سے اپنا تعلق جوڑنے کی زیادہ سے زیادہ جوڑیں اور اسے اپنی زندگیوں میں قولاً و عملاً نافذ کریں۔‘

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس (ناظمہ اعلیٰ اسلامی جمعیت طالبات ۱۹۸۲ تا ۱۹۸۴)

’جن لوگوں نے جمعیت کے اداروں سے تعلیم حاصل کی ہے انکا کردار معاشرے میں نمایاں نظر آتا ہے۔ حالات خواہ کیسے بھی ہوں، طالبات کی اس نمائندہ تنظیم کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اصل مقصد اور نصب العین پر قائم رہی اور اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے انہوں نے طالبات کے درمیان اپنے دعوتی کاموں کو ہمیشہ جاری وساری رکھا ہے‘

’آج جب مغرب مسلمان عورت کے حجاب اور اسکی حیاء کو ختم کرنے کے درپے ہے اور نام نہاد سیکولر ممالک عورت کے تقدس کو پامال کرنے کے سارے ہتھکنڈے بروئے کار لا رہے ہیں، ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سازشوں کو سمجھا جائے اور اسکا بہترین توڑ خود اپنے حیاء کی حفاظت کرنا ہے۔‘

محترمہ عابدہ فرحین (ناظمہ اعلیٰ اسلامی جمعیت طالبات ۱۹۸۶ تا ۱۹۸۸)

الحمد اللہ اس بات پر تسلی ہوتی ہے کہ جمعیت کی کارکنان اپنے وژن اور اپنے کاموں کو بہتر کرنے، سیکھنے اور آگے بڑھنے کا داعیہ رکھتی ہیں۔ خاص طور پر میرے لئے یہ بات قابلِ ستائش ہے کہ جمعیت طالبات کہ اس طبقے کو جو انگریزی اور پرائیوٹ تعلیمی اداروں میں موجود ہے، جن پر انگریزی اور سیکولر کلچر کی چھاپ زیادہ ہے انکے لئے اپنی نشستوں میں جگہ بنا رہی ہے اور انتک پیغام پہنچانے کے لئے متفکر ہے۔‘

طالبات کو چاہئے کہ آگے بڑھکر موجودہ دور کے چیلنجز کو قبول کریں، سمجھیں اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری اہلیت پیدا کریں۔ لہٰذا بہت زیادہ جزویات میں نہ الجھیں کہ یہ آپ کی راہ کو کھوٹی کرتے ہیں، بلند نظری کے ساتھ ستاروں پر کمند ڈالنے کے لئے کوشاں ہو جائیں۔‘

محترمہ حمیرا طارق (ناظمہ اعلیٰ اسلامی جمعیت طالبات ۱۹۹۳ تا ۱۹۹۵)

’موجودہ حالات میں جبکہ جرم کرنا آسان اور نیکی کرنا مشکل ہو گیا ہے، حیاء طعنہ اور بے حیائی نے فیشن کا روپ دھار لیا ہے، ایسے میں جمعیت طالبات ایک رحمت ہے، شجرِ سایہ دار ہے ان والدین کی تمناؤں اور آرزوں کا محور ہے جو اپنی بچیوں کو اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند کرنا چاہتے ہیں، انہیں کردار کا غازی دیکھنا چاہتے ہیں۔‘

’ان حالات میں ہر حساس دل رکھنے والے مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ آگے بڑھے اور قوم کو متحرک کرے، قرآن پر جمع کرے تو وہ دن دور نہیں جب مایوسی کے بادل چھٹ جائیں گے اور اسلام کو غلبہ نصیب ہوگا۔‘

محترمہ عاصمہ چغتائی (ناظمہ اعلیٰ اسلامی جمعیت طالبات ۲۰۰۳ تا ۲۰۰۵)

’پاکستانی طالبات کو دینی شعار سے روشناس کرانے اور باعمل مسلمان بنانے میں جمعیت طالبات کا کردار مسلّم ہے۔ جمعیت کی چالیس سالہ کارکردگی اس امر کی گواہ ہے کہ اس عرصے میں نا صرف لاکھوں طالبات تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا بلکہ ہزاروں طالبات نے اس پیغام کو قبول کیا اور اپنی زندگی کو اسلام کے عملی قلب میں ڈھالا۔ آج یہی طالبات ہمارے معاشرے کا اہم ستون ہیں اور اسلام کا بول بالا کرتی نظر آتی ہیں۔‘

’عصرِ حاضر میں اگر کوئی اصلاحِ معاشرے کا فریضہ انجام دے سکتا ہے تو وہ نوجوان طبقہ ہی ہے۔ آج بھی طالبات اگر اپنی اصلاح کے لیت متحد ہوں تو معاشرے میں ہر سو پھیلی ہوئی انارکی، بدعنوانی، ناانصافی، اور گیر اسلامی اخلاقی شعائر کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔‘

محترمہ سعدیہ اختر (رکن مرکزی شوریٰ وسابقہ معتمدہ عام اسلامی جمعیت طالبات ۲۰۰۶ تا ۲۰۰۷)

تعلیمی اداروں میں طالبات کے اندر اسلام مکمل جابطہ حیات کا شعور بہت حد تک اجاگر ہونا صرف اور صرف جمعیت طالبات کی ہی کوششوں کا محور ہے۔ طالبات کی فکری واکلاقی تربیت کے لئے جو کوششیں جمعیت نے کی ہیں، وہ اسوقت موجودہ کسی بھی تحریک نے نہیں کی ہیں۔'

'موجودہ حالات میں طالبات کے مزید بہتر اور نتیجہ خیز رول کی ضرورت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ طالبات کو چاہئے وہ ان مسائل کو سمجھیں اور امر بالمعروف انہی عن المنکر کے متقاضی اپنا رول ادا کریں تا کہ برائیوں کو پنپنے کا موقع نہ مل سکے۔'

محترمہ ربیعہ اکبر (رکن مرکزی شوریٰ اسلامی جمعیت طالبات)

جمعیت نے بحیثیت طالبات کی تنظیم جس تیزی سے آگے کی طرف سفر کیا ہے اسکی نظیر نہیں ملتی۔ قیامِ جمعیت سے پہلے تعلیمی اداروں میں 'طالبات' کو دینی شعور دینے والی کوئی تنظیم نہ تھی، جمعیت نے اس فریضے کو انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے اور دے رہی ہے۔ طالبات میں قرآن کی تعلیمات کو عام کرنا، اسکا درست شعور وآگہی فراہم کرنا اور اسکے مطابق عمل کرنے کے لئے آمادہ کرنے کا بیڑہ ابتک صرف جمعیت نے ہی اٹھایا ہے۔'

'طالبات کو چاہئے کہ زندگی گزارنے کا جو شعور قرآن وحدیث کی روشنی میں پتہ چلتا ہے اس کے زریئے اپنے سیرت و کردار کی تطہیر کریں، اپنی صلاحیتوں کو نشونما دیں اور انہیں صحیح رخ پہ لگائیں۔'